Journal of Sociology & Cultural Research Review (JSCRR)
Available Online: https://jscrr.edu.com.pk
Print ISSN: 3007-3103 Online ISSN: 3007-3111
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

THE CONCEPT OF MAGIC IN LIGHT OF ISLAMIC JURISPRUDENCE AND AN ANALYTICAL STUDY OF NARRATIONS RELATED TO MAGIC ON PROPHET MUHAMMAD ﷺ

جادو کا تعارف اور رسول اللہ ﷺ پر جادو کی روایات کا تحقیقی جائزہ فقہ اسلامی کی روشنی میں

Nasir Mehmood
Ph.D Scholar Islamic Studies Department HITEC, University Taxila
abbasinasir1976@gmail.com
Dr. Rab Nawaz
Associate Professor/ Chairperson at Department of Electrical Engineering HITEC University Taxila
rab.nawaz@hitecuni.edu.pk
Zahid Mehmood ‡
Ph.D Scholar Islamic Studies Department HITEC, University Taxila
tabassumrabia2@gmail.com

ABSTRACT
This study explores the concept of magic (sihr) in Islamic jurisprudence, examining its definition, nature, and position within the Islamic legal framework. Magic, often regarded as an unseen force with potential influence on people's minds, actions, and physical health, has a significant place in Islamic discourse due to its prohibitive status and complex implications. Islamic jurisprudence categorizes magic as forbidden, and classical scholars have discussed its varying forms and effects, particularly when it leads to deception or harm. A central focus of this research is the examination of narrations concerning incidents of magic on Prophet Muhammad ﷺ. These narrations, found in authentic Hadith collections, report an instance in which the Prophet ﷺ was affected by a spell cast by a disbeliever. The study aims to assess the authenticity, historical context, and scholarly interpretation of these narrations, addressing questions related to the implications of such accounts on the concept of prophetic protection (ismah) and the Prophet's ﷺ mental and physical well-being. Through a detailed analysis of Islamic jurisprudential sources and classical commentary, this research seeks to present a balanced view on how scholars interpret these narrations. It discusses the validity of reported effects of magic on the Prophet ﷺ and clarifies theological perspectives on the boundaries of prophetic immunity. The study underscores the importance of contextual and linguistic analysis in understanding hadiths related to magic and stresses adherence to the principles of Islamic jurisprudence to avoid misinterpretation.

Keywords: Magic, Sihr, Islamic Jurisprudence, Prophet Muhammad ﷺ, Hadith, Prophetic Immunity, Scholarly Interpretation, Authenticity of Narrations, Theological Perspectives

جادو کی لغوی تعریف

جادو کو عربی زبان میں سحر (بالکسر) کہتے ہیں، لغت میں ہر ایسے اثر کو سحر کہتے ہیں جس کا سبب ظاہر نہ ہو[1]، خواہ وہ سبب معنوی ہو، جیسے خاص خاص کلمات اور کلام کا اثر، یا غیر محسوس چیزوں کا اثر ہو مثلاً جنات وشیاطین کا اثر یا وہ اثر محسوسات کا ہو مگر وہ محسوسات مخفی و پوشیدہ ہوں جیسے مقناطیس کی کشش لوہے کے لیے اور مقناطیس نظر سے پوشیدہ ہو، یا دواؤں کا اثر جبکہ دوائیں مخفی ہوں، اسی طرح ستاروں یا سیارات کا اثر، یا مسمریزم میں خیالی قوتوں کا اثر۔[2]

اس لیے جادو کی اقسام بہت ساری ہیں۔ لیکن یہ تفصیل لغوی اعتبار سے ہے۔

اصطلاح میں جادو کی تعریف

اصطلاح یا عرفِ عام میں سحر یا جادو ان چیزوں کو کہا جاتا ہے جس میں جنات وشیاطین کا عمل دخل ہو[3]؛ یعنی جادوگر مخصوص مدت میں، مخصوص طریقے سے، مخصوص کلمات پڑھ کر جنات وشیاطین اور ارواحِ خبیثہ سے مدد مانگتا ہے یا ان کو اپنے قریب کرتا ہے اور پڑھے جانے والے کلمات کفریہ اور شرکیہ ہوتے ہیں یا ان کلمات میں شیاطین کی تعریف وتوصیف بیان کی جاتی ہے، یا ستاروں کی عبادت اختیار کی گئی ہوتی ہے۔ چونکہ اس عمل سے شیطان خوش ہوتا ہے لہٰذا شیاطین کی کسی قدر طاقت اس کو حاصل ہو جاتی ہے اور وہ اس کے ذریعے سے لوگوں کو تکلیف دینے پر قادر ہو جاتا ہے، نیز اس طرح وہ لوگوں سے منافع کے حصول پر بھی قدرت پالیتا ہے، اسی طرح جادوگر شخص بسا اوقات ایسے اعمال بھی کرتا ہے جو شیاطین کو پسند ہوتے ہیں مثلاً ناپاک رہنا، زنا یا لواطت کرنا، کسی کو قتل کر کے اس کا خون استعمال کرنا، گندگی اور ناپاکی کھانا وغیرہ، ان اعمال خبیثہ کی وجہ سے جادوگر کی قوت میں اضافہ ہو جاتا ہے اور شیاطین کا قرب مل جاتا ہے اور وہ اس کی مزید مدد کرتے ہیں۔[4]

قرآن وحدیث سے جادو کا ثبوت

جادو کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کے بعد اس بات کا تجزیہ کرتے ہیں کہ کیا قرآن پاک اور احادیثِ نبویہ میں جادو کی حقیقت کو تسلیم کیا گیا ہے یا نہیں؟

تاریخی اعتبار سے تو سحر اور جادو بہت قدیم ہیں اور ان کا وجود انسانوں کے وجود سے بھی پہلے کا ہے اور انسانوں کے دنیا میں آباد ہونے کے بعد بھی ہر زمانے میں سحر اور جادو کی حقیقت کو تسلیم کیا گیا ہے[5] مگر یہاں ہماری بحث صرف قرآن وسنت سے جادو اور سحر کا ثبوت ہے اس لیے ہم تاریخی حقائق سے ہٹ کر صرف قرآن وحدیث کو مدِ نظر رکھتے ہوئے جادو کی حقیقت کے بارے میں بحث کی ہے۔

حضرت سلیمانؑ اور جادو

قرآن کریم میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے قصے میں مذکور ہے:۔

"وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ"[6]

"اور ان (ہزلیات) کے پیچھے لگ گئے جو سلیمان کے عہدِ سلطنت میں شیاطین پڑھا کرتے تھے اور سلیمان نے مطلق کفر کی بات نہیں کی، بلکہ شیطان ہی کفر کرتے تھے کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔ اور ان باتوں کے بھی (پیچھے لگ گئے) جو شہر بابل میں دو فرشتوں (یعنی) ہاروت اور ماروت پر اتری تھیں۔ اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہیں سکھاتے تھے، جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو (ذریعۂ) آزمائش ہیں۔ تم کفر میں نہ پڑو۔ غرض لوگ ان سے (ایسا) جادو سیکھتے، جس سے میاں بیوی میں جدائی ڈال دیں۔ اور خدا کے حکم کے سوا وہ اس (جادو) سے کسی کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے تھے۔ اور کچھ ایسے (منتر) سیکھتے جو ان کو نقصان ہی پہنچاتے اور فائدہ

JSCRR

کچھ نہ دیتے۔ اور وہ جانتے تھے کہ جو شخص ایسی چیزوں (یعنی سحر اور منتر وغیرہ) کا خریدار ہوگا، اس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔
اور جس چیز کے عوض انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا، وہ بری تھی۔ کاش وہ (اس بات کو) جانتے"

مذکورہ بالا آیت میں حضرت سلیمانؑ اور جادو کا ذکر موجود ہے۔ یہودیوں میں جادو اور سحر بہت عام تھا اور وہ اس کو مذہبی تقدس دیتے تھے، ان کا کہنا یہ تھا کہ یہ کام ہم اس لیے کرتے ہیں کہ حضرت سلیمانؑ نے اس کی بنیاد رکھی اور وہ اس کے موجد ہیں اور انہوں نے ہی اس کی تعلیم دی ، ہم ان کی اتباع میں ہی جادو کرتے ہیں[7] تو قرآن نے ان کے اس الزام کی تردید کی اور کہا کہ یہود تو شیاطین کی تلاوت کردہ چیز کی اتباع کرتے ہیں جو سلیمانؑ کی حکومت میں شیاطین نے تلاوت کی تھی اور سلیمانؑ نے کفر نہیں کیا بلکہ شیاطین ے کفر کیا جو لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے۔

مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے سحر کا ذکر کیا ہے جو یہود کرتے تھے اور سلیمانؑ کی طرف منسوب کرتے تھے، ویسے تو یہ آیت مفسرین کے نزدیک ایک معرکہ آراء مقام کی حیثیت رکھتی ہے لیکن ہمارا استدلال اس آیت سے صرف سحر کے ثبوت کی حد تک ہے کہ یہود شیاطین کی تلاوت کردہ چیزوں کی تلاوت کرتے اور ان سے جادو کرتے اور اس کو حضرت سلیمانؑ کی طرف منسوب کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے جواباً فرمایا : سلیمانؑ نے کفر نہیں کیا، یعنی سحر کفر ہے اور وہ شیاطین کا بتلایا ہوا ہے اور یہ کفر شیاطین نے کیا اور لوگوں کو سکھلایا پھر لوگوں سے منتقل ہوتے ہوئے آج بھی تمہارے پاس موجود ہے، لہٰذا یہ سلیمانؑ کا عمل نہیں ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے بابل شہر میں دو فرشتے بھیجے جو لوگوں کو سحر اور جادو کی حقیقت بتاتے اور ساتھ یہ بھی وضاحت کرتے تھے کہ یہ آزمائش ہے لہٰذا تم جادو کر کے کافر نہ ہو جانا، ہم صرف جادو کی حقیقت سے آشنا کرانے آئے ہیں تا کہ تم اس سے بچ سکو اور مذہبی تقدس کا نام نہ دو۔

اس آیت سے سحر اور جادو کا ثبوت ہوتا ہے کہ یہ ایک حقیقت ہے اور اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت موسیٰؑ اور جادو

قرآن میں وضاحت سے ہے جب حضرت موسیٰؑ نے فرعون کو دعوت دی تو فرعون اور اس کی کابینہ نے فوراً کہا کہ یہ تو جادو اور سحر ہے
فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا إِنَّ هَذَا لَسِحْرٌ مُبِينٌ[8]
پھر جب انہیں ہمارے ہاں سے سچی بات پہنچی کہنے لگے یہ تو کھلا جادو ہے۔

جب فرعون اور اس کی کابینہ نے یہ کہا تو حضرت موسیٰؑ نے فرمایا کہ جب حق تمہارے پاس آیا تو تم اس طرح کی باتیں کرتے ہو، کیا یہ جادو ہے؟ حالانکہ جادوگر کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

اسی طرح جب حضرت موسیٰؑ نے فرعون کے سامنے اللہ کے حکم سے اپنے معجزات پیش کیے اور بنی اسرائیل کی نجات کا مطالبہ کیا تو فرعون اور اس کی کابینہ نے کہا کہ یہ دونوں (موسیٰ وہارونؑ) جادوگر ہیں اور یہ جادو کے زور پر تم لوگوں کو اپنی تہذیب و ثقافت سے محروم کرنا چاہتے ہیں اور تم کو اپنی بستیوں سے نکالنا چاہتے ہیں۔

بالآخر فرعون نے حضرت موسیٰؑ کے مقابلے میں جادوگر بلائے تا کہ وہ ان کا مقابلہ کریں، تمام جادوگروں کو بلایا گیا اور شاہی اعزاز دیا گیا، جب ساحر آ گئے تو حضرت موسیٰؑ سے مقابلہ کا آغاز ہوا، حضرت موسیٰؑ نے فرمایا: جو تم نے ڈالنا ہے ڈالو۔ جب انہوں نے رسیاں ڈالیں اور وہ سانپ بن کے دوڑنے لگیں تو موسیٰؑ نے فرمایا یہ جو کچھ تم نے کیا ہے یہ جادو ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو باطل کر دے گا اور فسادی کا عمل کامیاب نہیں ہوتا۔[9]

ان آیات سے اور حضرت موسیٰؑ اور فرعون کے واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جادو ایک مسلّمہ حقیقت ہے اور یہ زمین میں پایا جاتا ہے اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔

قرآن میں جادو سے پناہ مانگنے کی تعلیم

سورۃ الفلق میں اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں سے پناہ مانگنے کی تعلیم دی ہے ان میں سے ایک آیت جادو کے متعلق ہے:

وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ[10]

اور گرہوں میں پھونک مارنے والیوں کے شر سے۔

مذکورہ آیت میں نفّاثات سے مراد وہ عورتیں ہیں جو جادوگر ہیں اور گرہوں میں پھونک مارتی ہیں جادو کی۔

علامہ بغوی(متوفی ۵۱۶ھ) کہتے ہیں:وَالنَّفَّاثَاتُ: السَّوَاحِرُ تَنْفِثُ، أَيْ: تَتْفُلُ بِلَا رِيقٍ[11]

وہ جادوگرنیاں مراد ہیں جو پھونک مارتی ہیں بغیر تھوک کے۔

علامہ ابن حجرؒ(متوفی 852ھ) کہتے ہیں:والنفاثات السواحر هو تفسير الحسن البصري أخرجه الطبري بسند صحيح وذكره أبو عبيدة أيضا في المجاز قال النفاثات السواحر ينفثن[12]

اسی طرح تمام مفسرین نے اس سے جادوگر عورتیں مراد لی ہیں۔اس سے بھی یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ جادو کی حقیقت ہے تب ہی تو اس کے کرنے والے کے شر سے پناہ مانگی جارہی ہے اور اس پناہ مانگنے کی ترغیب دی جارہی ہے۔

جادو کو ماننے والوں کی مذمت

قرآن کریم میں جادو کو درست تسلیم کرنے والوں کی مذمت کی گئی ہے اور ایسے لوگوں کو شیطان کا پجاری کہا گیا ہے۔چنانچہ ارشاد باری ہے:

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَؤُلَاءِ أَهْدَى مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا[13]

بھلا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب سے حصہ دیا گیا ہے کہ بتوں اور شیطان کو مانتے ہیں اور کفار کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ لوگ مومنوں کی نسبت سیدھے رستے پر ہیں

اس آیت کی تفسیر میں علامہ طبریؒ(متوفی ۳۱۰ھ) کہتے ہیں:وقال آخرون:"الجبت"، السحر، و"الطاغوت"، الشيطان.[14]

یعنی "جبت" سے مراد جادو اور "طاغوت" سے مراد شیطان ہے۔

علامہ قرطبی(متوفی ۶۷۱ھ) کہتے ہیں:قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ جُبَيْرٍ وَأَبُو الْعَالِيَةِ: الْجِبْتُ السَّاحِرُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ، وَالطَّاغُوتُ الْكَاهِنُ. وَقَالَ الْفَارُوقُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: الْجِبْتُ السِّحْرُ وَالطَّاغُوتُ الشَّيْطَانُ.[15]

جادو کا ثبوت احادیث کی روشنی میں

جادو مہلکات میں سے ہے

نبی ﷺ نے جادو کو ان سات چیزوں میں شامل فرمایا ہے جنھیں انسانیت کے لیے مھلک قرار دیا گیا ہے۔چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ[16]

سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو،صحابہ کرامؓ نے پوچھا:یارسول اللہ ﷺ وہ کون سی سات چیزیں ہیں؟تو نبی ﷺ نے فرمایا:اللہ کے ساتھ شرک کرنا،جادو کرنا،ناحق قتل کرنا،سود کھانا،یتیم کا مال کھانا،جہاد میں سے پیٹھ پھیر کر بھاگنا،پاک دامن بھولی بھالی مؤمنات پر تہمت لگانا۔

اس حدیث میں جہاں اور چھ چیزوں کی حقیقت کو نبی ﷺ نے بیان فرمایا وہاں جادو کی حقیقت کو بھی بیان فرمایا کہ اس سے بچو،چونکہ جادو ایک حقیقی چیز ہے اسی لیے اس سے بچنے کا حکم فرمایا اور اس کو ہلاکت خیز اشیاء میں شمار فرمایا۔

علم نجوم جادو کا ایک شعبہ ہے

بعض علوم جن پر سحر کے کلمہ کا اطلاق نہیں کیا جاتا وہ کسی دوسرے نام سے مشہور ہیں لیکن اپنی اصلیت میں جادو ہی ہیں ان کی ممانعت بھی کی گئی ہے اور ان پر رسول اللہ ﷺ نے سحر کا ہی اطلاق فرمایا ہے۔ ان علوم میں سے ایک علم نجوم ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من اقتبَسَ علماً مِنَ النُّجُومِ اقْتبَسَ شُعبَة مِن السِّحرِ، زادَ ما زادَ" [17]

جس شخص نے علمِ نجوم میں سے کچھ حصہ سیکھا تو اس نے در حقیقت جادو کا ایک شعبہ سیکھا اور جس نے زیادہ سیکھا وہ اتنا ہی جادو میں آگے بڑھتا جائے گا۔

اس حدیث میں جہاں علمِ نجوم کو جادو کا ایک شعبہ قرار دیا وہاں یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ جادو کی حقیقت ہے تب ہی نبی ﷺ نے علمِ نجوم کو سحر قرار دیا۔

جادوگر ملت اسلام سے خارج ہے

جادو کا ایک اثر یہ ہے کہ جادو پر عمل پیرا شخص ملت اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ اس سلسلے میں احادیث واضح ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَطَيَّرَ أَو تُطُيِّرَ لَهُ، أَوْ تَكَهَّنَ أَوْ تُكُهِّنَ لَهُ " أَظُنُّهُ قَالَ: " أَوْ سَحَرَ أَوْ سُحِرَ لَهُ»[18]

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے بد شگونی خود کی یا اس کے لیے کسی نے بد شگونی کی، جس نے خود کہانت کی یا اس کے لیے کسی نے کہانت کی، جس شخص نے خود جادو کیا یا اس کے لیے کسی نے جادو کیا ان میں سے کوئی بھی ہم میں سے نہیں۔

مذکورہ حدیث میں نبی ﷺ نے جادو کرنے اور کروانے والے کے بارے میں شدید وعید ذکر فرمائی جس سے واضح ہوتا ہے کہ سحر اور جادو کی حقیقت آپؐ کے ہاں بھی مسلّم تھی۔

جادو پر ایمان رکھنا جنت کو حرام کر دیتا ہے

جادو کی شناعت میں سے یہ بھی ہے کہ جادوگر جنت سے محروم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ، وَقَاطِعُ الرَّحِمِ، وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ،[19]

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تین اشخاص جنت میں داخل نہیں ہوں گے، دائمی شراب پینے والا، قطع رحمی کرنے والا، اور جادو پر ایمان رکھنے والا۔

مذکورہ حدیث میں کہا گیا ہے کہ سحر پر ایمان رکھنے کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر اور اللہ کے اذکار کو چھوڑ کر شیاطین اور جادو کے پیچھے پڑ جائے کہ اس سے میرا کام ہو گا اور جادو کا سہارا لینا شروع کر دے۔ دوسرا مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ جادو کو مؤثرِ حقیقی سمجھنا شروع کر دے کہ جادو خود مؤثر ہے حالانکہ جادو میں تاثیر اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے جیسا کہ قرآنِ مجید میں آیا ہے کہ وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ[20] یعنی وہ جادوگر اللہ کے حکم سے تکلیف پہنچاتے ہیں خود جادو میں اپنی کوئی تاثیر نہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ حَتَّى كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ أَشَعَرْتِ أَنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِيمَا فِيهِ شِفَائِي أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ فِيمَا ذَا قَالَ فِي مُشُطٍ وَمُشَاقَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ فَخَرَجَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ

فَقَالَ لِعَائِشَةَ حِينَ رَجَعَ نَخْلُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ فَقُلْتُ اسْتَخْرَجْتَهُ فَقَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ شَفَانِي اللَّهُ وَخَشِيتُ أَنْ يُثِيرَ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا ثُمَّ دُفِنَتْ الْبِئْرُ[21]

حضرت عائشہ کہتی ہیں بنو زریق کے ایک شخص لبید بن اعصم نے نبیؐ پر جادو کیا جس کی وجہ سے نبیؐ کی یہ کیفیت ہو گئی کہ آپؐ نے ایک کام نہیں کیا ہوتا تھا اور آپؐ کو محسوس ہوتا تھا کہ میں نے کر لیا، ایک دن یا ایک رات کی بات ہے کہ آپؐ میرے پاس تھے تو آپؐ نے اللہ تعالیٰ کے سامنے خوب دعا فرمائی اور پھر فرمایا: عائشہ تجھے معلوم ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے جو بات پوچھی تھی وہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتا دی، میرے پاس دو آدمی آئے جن میں سے ایک میرے سر کی جانب اور دوسرا میرے پاؤں کی جانب بیٹھ گیا پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا: اس آدمی کو کیا تکلیف ہے؟ تو دوسرے نے کہا اس پر جادو کیا گیا ہے، پہلے نے کہا: یہ جادو کس نے کیا ہے؟ تو دوسرے نے جواب دیا: لبید بن اعصم نے، پھر اس نے سوال کیا: کس چیز پر جادو کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: کنگھی میں پھنسنے والے بالوں اور نر کھجور کے خشک چھلکے پر، پھر اس نے سوال کیا: وہ چیزیں کہاں پر ہیں؟ تو دوسرے نے جواب دیا: زروان کے کنویں میں، پھر آپؐ چند صحابہ کرام کو ساتھ لے کر اس کنویں پر تشریف لے گئے، آپؐ نے فرمایا: اے عائشہ، اس کنویں کا پانی ایسا تھا کہ جس طرح اس میں مہندی گھولی ہوئی ہو اور وہاں پر کھجور کے درختوں کی چوٹیاں شیطانوں کے سروں جیسی تھیں، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ آپ نے جادو کی تحقیق کیوں نہیں کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے شفاء عطا فرمادی تھی، مجھے اچھا نہیں لگا کہ میں اس بات کو لوگوں میں پھیلاؤں، پھر آپ ﷺ کے حکم پر اس کنگھی کو دفن کر دیا گیا۔

مذکورہ حدیث میں اس بات کا ذکر ہے کہ نبیؐ پر جادو کیا گیا اور اسی حدیث میں نبیؐ پر جادو کا اثر ہونا بھی موجود ہے، اس سے بھی جادو کی حقیقت واضح ہوتی ہے اور انکار کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

جادو سے بچاؤ کا نبوی وظیفہ

أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اصْطَبَحَ كُلَّ يَوْمٍ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ ذَلِكَ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ وَقَالَ غَيْرُهُ سَبْعَ تَمَرَاتٍ[22]

حضرت عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا: جس شخص نے صبح کے وقت میں سات دانے عجوہ کھجور کے کھائے تو اس دن کی شام تک اس پر کوئی جادو اور زہر اثر نہیں کرے گا۔

مذکورہ حدیث میں نبیؐ نے زہر اور جادو کے متعلق فرمایا کہ صبح نہار منہ عجوہ کھجور کے سات دانے کھا لینے سے شام تک زہر اور جادو کے اثرات سے حفاظت ہو جاتی ہے تو اس حدیث سے معلوم ہوا جس طرح زہر کی حقیقت اور تاثیر مسلّم ہے بعینہ اسی طرح جادو کی بھی حقیقت اور تاثیر ہے۔

جادو کا حکم

سحر کا حکم جاننے کے لیے سحر کی تعریف کو مدِ نظر رکھا جائے گا کہ وہ سحر جس میں غیر اللہ سے مدد مانگی جاتی ہے جیسے جنات، شیاطین، ارواح خبیثہ، کواکب، ستارے اور سیارے وغیرہ تو یہ سحر یقیناً حرام ہے کیونکہ اس میں شرک پایا جاتا ہے اور خود قرآنِ مجید نے اس سحر کو کفر قرار دیا ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ اتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ[23]

اور انہوں نے اتباع کر لی اس علم کی جو شیطان پڑھتے تھے سلیمان کی بادشاہت کے وقت، اور سلیمان نے کفر نہیں کیا لیکن شیطانوں نے کفر کیا، لوگوں کو جادو سکھلاتے تھے۔

چونکہ قرآنِ مجید نے اس کو کفر سے تعبیر کیا ہے اور کفر کرنا ناجائز و حرام ہے لہٰذا سحر حرام ہے اور اس کا سیکھنا بھی جائز نہیں۔

سحر کی دوسری قسم جس میں کلماتِ کفر نہیں اور جنات و شیاطین سے استمداد بھی نہیں اور نہ ہی کواکب وغیرہ سے مدد مانگی جاتی ہے بلکہ صرف سحر کرنے والا شیاطین کو خوش کرنے کے لیے گناہ کرتا ہے اور ناپاک رہتا ہے نیز بدکاری وغیرہ امور کا ارتکاب کرتا ہے یا اسی طرح کی دیگر برائیوں میں مبتلا رہتا ہے تو یہ صورت بھی حرام ہے مگر ساحر کافر نہ ہوگا بلکہ فاسق کہلائے گا۔

سحر کی تیسری صورت یہ کہ سحر میں کفریہ و شرکیہ کلمات کا استعمال ہے نہ فسق و فجور والے اعمالِ بد کا ارتکاب، لیکن اپنے عمل سے ساحر دوسروں کو تکلیف دیتا ہے تو یہ بھی حرام اور ناجائز ہے اور ایسا کرنے والا حرام کا مرتکب ہو رہا ہے۔

سحر کی ایک چوتھی صورت ہے جس میں کفر و شرک کا ابتلاء ہے نہ فسق و فجور کا ابتلاء، اور نہ ہی اس میں ایذاء پائی جاتی ہے بلکہ اس سحر کے ذریعہ لوگوں کو نفع رسانی مقصود ہے نیز اس سحر کے ذریعہ لوگوں کا علاج کیا جاتا ہے تو یہ صورت جائز ہوگی کیونکہ اس میں حرمت کی کوئی وجہ نہیں پائی جا رہی۔[24]

جادوگر کا حکم

سحر بالاتفاق حرام ہے، کسی کے ہاں بھی جائز نہیں، البتہ غور طلب بات یہ ہے کہ ساحر کا شریعت میں کیا حکم ہے؟

حنفیہ کے نزدیک جادوگر کی سزا قتل ہے بشرطیکہ اس کا جادو کفر و شرک پر مشتمل ہو اور وہ جادو کے ذریعہ "فساد فی الارض" کا مرتکب ہو چکا ہے مرد ہو یا عورت، مسلمان ہو یا کافر، آزاد ہو یا غلام، بہر صورت قتل کیا جائے گا۔ امام مالک اور امام احمد کا بھی یہی مسلک ہے۔

امام شافعی کہتے ہیں کہ اگر صرف جادوگر ہے مگر اس کو مباح نہیں سمجھتا تو اس کو کافر بھی نہیں کہیں گے اور نہ ہی قتل کیا جائے گا لیکن اگر وہ جادو کو جائز سمجھتا ہو تو اس کو کافر بھی قرار دیا جائے گا اور قتل بھی کیا جائے گا۔[25]

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ چاروں مسالک میں جادوگر کے قتل کا حکم ہے۔

حنفی فقیہ ابو بکر جصاص کہتے ہیں اگر جادوگر جادو نہیں کرتا اور فساد فی الارض کا مرتکب نہیں تو مرد کو قتل کیا جائے گا البتہ عورت کو قید رکھا جائے گا۔ اسی طرح حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت ابن عمر، عمر بن عبد العزیز، حضرت حفصہ، قیس بن سعد رضی اللہ عنھم یہ تمام حضرات ساحر کے قتل کے قائل ہیں۔

حضرت عمرؓ نے اپنے دورِ حکومت میں جادوگروں کے قتل کا حکم دیا، بجالہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت عمرؓ کا خط ملا کہ (اقتلو کل ساحر) ہر ساحر کو قتل کیا جائے تو ایک دن میں تین جادوگر قتل کیے گئے اور یہ خبر بہت مشہور ہو گئی مگر کسی نے اس پر نکیر نہیں کی، گویا صحابہ کرام کا اجماع ہو گیا کہ ساحر کو قتل کیا جائے گا۔ اسی طرح حضرت حفصہؓ نے جاریہ کو قتل کرایا جس نے ان پر جادو کیا تھا نیز جندب بن کعب نے بھی جادوگر کو قتل کیا اس ساری تفصیل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ تمام صحابہ کرام کا اجماع تھا کہ جادوگر کو قتل کیا جائے گا نیز ائمہ اربعہ کا بھی ساحر کے قتل پر اجماع ہے جادوگر کا حکم فساد فی الارض میں شامل ہے لہٰذا اس کی توبہ بھی قبول نہیں اور معافی بھی نہیں ہے[26]۔

جادوگر اور قبولیت توبہ

جادوگر کی توبہ قبول کی جائے گی یا بغیر توبہ کے قتل کیا جائے گا؟ اس مسئلہ کے بارے میں امام ابن قدامہ کہتے ہیں کہ دو طرح کی روایات ملتی ہیں۔

توبہ نہیں قبول کی جائے گی

جادوگر کو بغیر توبہ کے قتل کیا جائے گا اس کی توبہ قابلِ قبول نہیں ہے اور نہ ہی اس کو توبہ کی ترغیب دلائیں گے، ظاہراً صحابہ کرام سے یہی منقول ہے۔

دلائل

- چونکہ کسی صحابی سے یہ منقول نہیں کہ انہوں نے جادوگر کو توبہ کی ترغیب دلائی ہو۔
- ابن ہشام کی روایت کردہ حدیث جس میں سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک جادوگر عورت نے صحابہ کرام سے اپنی توبہ کے بارے میں پوچھا تو کسی صحابی نے بھی اس کی توبہ کا فتویٰ نہ دیا۔
- جادو، جادوگر کے دل میں پیوست ہوجاتا ہے جو صرف توبہ سے زائل نہیں ہوتا لہٰذا وہ غیر تائب کے مشابہ ہے۔[27]

توبہ قبول کی جائے گی

دوسری روایت یہ ہے کہ جادوگر کی توبہ قبول کی جائے گی یا اس کو توبہ کی ترغیب دلائی جائے گی۔

دلائل

- چونکہ جادو سے بڑا گناہ شرک ہے جب مشرک کی شرک سے توبہ قبول ہو سکتی ہے تو جادوگر کی توبہ بھی قبول ہونی چاہیے۔
- فرعون کے جادوگروں کی توبہ قبول کی گئی تھی اور ان کو اولیاء میں شمار کر لیا تھا۔
- جادوگر اگر کافر ہو اور توبہ کرکے مسلمان ہو جائے تو اس کی توبہ قبول ہوتی ہے اور اسلام بھی قبول ہوتا ہے تو جب دونوں کی توبہ درست ہے تو دونوں کی الگ الگ توبہ بھی درست ہونی چاہیے۔[28]

مذکورہ بالا دونوں روایات اور ان کے دلائل دیکھنے کے بعد قولِ اوّل زیادہ راجح نظر آتا ہے۔

وجوہِ ترجیح

1. قولِ اول کو صحابہ کرام کے عمل کی تائید حاصل ہے چونکہ صحابہ دین کے معاملے میں زیادہ جاننے والے ہیں اگر توبہ کی گنجائش ہوتی تو کسی ایک صحابی کا عمل سامنے آتا جبکہ بغیر توبہ کے قتل پر صحابہ کرام کے واقعات موجود ہیں۔
2. جادوگر مفسد فی الارض ہے مفسد فی الارض کی سزا بغیر توبہ کے قتل ہے۔
3. قولِ اول کے دلائل زیادہ قوی ہیں بنسبت قولِ ثانی کے دلائل کے۔

جادو کی اقسام

قرآن وسنت سے جادو کے ثبوت کے بعد جادو کی اقسام بیان کی جاتی ہیں تاکہ جادو کی حقیقت خوب واضح ہو جائے، اس بارے میں متقدمین کی آراء مختلف ہیں، پہلا قول امام راغب اصفہانی کا ہے وہ کہتے ہیں سحر کی مختلف اقسام ہیں[29]

نظر بندی

جادو کی ایک قسم تو محض نظر بندی ہوتی ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی جیسے شعبدہ باز اپنے ہاتھ کی صفائی سے ایسے کام کرکے دکھاتے ہیں کہ عام لوگوں کی نظریں اس کو دیکھنے سے قاصر رہتی ہیں یا قوتِ خیالیہ کے ذریعے کسی دوسرے کے دماغ پہ ایسا اثر ڈالتے ہیں کہ وہ ایک چیز کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا اور محسوس کرتا ہے مگر اس کی حقیقتِ واقعیہ نہیں ہوتی اور کبھی یہی کام شیاطین کے اثر سے بھی ہوتا ہے کہ مسحور کی آنکھوں اور دماغ پر ایسا اثر ڈالا جاتا ہے جس سے وہ ایک غیر واقعی چیز کو حقیقت سمجھنے لگتا ہے چنانچہ قرآنِ مجید میں فرعونی ساحروں کا ذکر کرتے ہوئے اسی قسم کے سحر کو بیان کیا گیا ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَلَمَّا أَلْقَوْا سَحَرُوا أَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوهُمْ وَجَاءُوا بِسِحْرٍ عَظِيمٍ[30]

پس جب انہوں نے پھینکیں تو لوگوں کی آنکھوں پر جادو کرکے ان کو حیرت زدہ کر دیا، اور وہ بڑا کرتب لے کر آئے۔

نیز ایک اور جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَإِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَىٰ[31]

ان کے سحر سے موسیٰؑ کے خیال میں یہ آنے لگا کہ یہ رسیوں کے سانپ دوڑ رہے ہیں۔

معلوم ہوا کہ لوگوں کی آنکھوں اور موسیٰؑ کی قوتِ خیالیہ پہ اثر ڈالا تھا اور رسیوں کی حقیقت نہیں بدلی تھی۔

شیاطین کے ذریعے نظر بندی

دوسری قسم اس طرح کا تخییل اور نظر بندی ہے جو شیاطین کے اثر سے ہوتی ہے، اور یہ قسم قرآن مجید کے ان الفاظ سے معلوم ہوتی ہے

هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ تَنَزَّلُ عَلَى كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ[32]

ترجمہ: کیا میں تمھیں بتلاؤں کہ کن لوگوں پر شیاطین اترتے ہیں؟ ہر بہتان باندھنے والے گناہگار پر اترتے ہیں۔

تبدیلی ماہیت

تیسری قسم یہ ہے کہ جادو کے ذریعہ کسی شئ کی حقیقت بدل دی جائے، جیسے جاندار کو پتھر بنا دینا، انسان کو حیوان کی شکل میں تبدیل کر دینا وغیرہ

جادو کی اس قسم کا ابو بکر جصاص اور راغب اصفہانی نے انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ کسی چیز کی حقیقت بذریعہ جادو نہیں بدلی جاسکتی، بس صرف نظر بندی اور خیالات بندی ہوتی ہے[33] مگر جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ جادو کے ذریعہ کسی چیز کی حقیقت وماہیت میں تبدیلی ممکن ہے[34]۔

امام رازی کے نزدیک جادو کی اقسام

دوسرا قول امام رازی کا ہے کہ جادو کی آٹھ اقسام ہیں[35] جو کہ درج ذیل ہیں:

1) وہ جادو جو ستارہ پرست لوگ کرتے ہیں، وہ سات سیارہ ستاروں کی نسبت یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ بھلائی اور برائی ان ہی کے باعث ہوتی ہے۔

2) قوی النفس اور قوتِ واہمہ والے لوگوں کا جادو۔

3) جنات اور روحوں سے امداد اور اعانت طلب کرنے کا جادو۔

4) خیالات کا بدل دینا۔

5) بعض دواؤں کے مخفی خواص معلوم کرکے انہیں کام میں لانا۔

6) دل پر ایک خاص قسم کا اثر ڈال کر اس سے جو چاہے منوالینا۔

7) چغلی کرنا، جھوٹ سچ ملا کر کسی کے دل میں اپنی جگہ بنالینا۔

8) بعض چیزوں کو ترکیب دے کر کوئی عجیب کام ان سے لینا۔

علامہ رشید رضا کے نزدیک جادو کی اقسام

علامہ رشید رضا مصری لکھتے ہیں کہ جادو کی تین اقسام ہیں

پہلی قسم

اسبابِ طبعیہ کے ذریعہ سے مادہ کے مخفی خواص سے واقف لوگ ناواقف لوگوں کو جو کرتب دکھاتے ہیں مثلاً جیسا کہ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ فرعون کے بعض جادوگروں نے پارہ بھری ہوئی لکڑیاں اور رسیاں بنائی تھیں پھر زمین کے نیچے آگ دہکا کر انہیں متحرک کیا تھا

دوسری قسم

شعبدہ بازی، جس میں مہارت کا دارومدار ہاتھ کی صفائی پر ہوتا ہے ایک چیز کو جلدی سے چھپا کر دوسری چیز کو دکھا دیتے ہیں یا اسی چیز کو صورت بدل کر پیش کر دیتے ہیں۔

تیسری قسم

قوی الارادہ لوگ ضعیف الارادہ اور وہم پرست لوگوں پر مخصوص طریقوں سے اثر ڈالتے ہیں جسے جدید اصطلاح میں ہپناٹزم اور مسمریزم[36] وغیرہ کہتے ہیں، یہی وہ چیز ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس میں شیطانوں کی ارواح سے مدد لی جاتی ہے۔[37]

جادو کی چند مزید اقسام[38]

جادو کی مذہبی تقسیم

مختلف مذاہب والے اپنے جادو میں اپنے مذہبی تصورات اور اعتقادات کو زیادہ دخل دیتے ہیں اس اعتبار سے ہر مذہب والوں کا جادو دوسرے مذاہب والوں سے جدا ہوتا ہے۔

جادو کی لسانی تقسیم

ہر زبان والے کا جادو اور اس کا منتر اپنی زبان کا ہوتا ہے اس اعتبار سے جتنی زبانیں ہیں اتنے ہی منتر اور جادو موجود ہیں اور ہر زبان کا جادو دوسروں کی زبان سے مختلف ہے۔

جادو کی عملی تقسیم

جادو کی تیسری تقسیم عملی تقسیم ہے یعنی ہر مقصد کا الگ جادو ہے اس اعتبار سے جتنے مقاصد ہوں گے اتنی ہی اقسام کے جادو ہوں گے مثلاً بیماری مسلط کرنے کا الگ جادو ہے، پیسے کمانے کا الگ، محبت کا الگ جادو ہے اور بغض کا الگ، اسی طرح جتنے مقاصد ہوں گے اتنی ہی اقسام کے جادو ہوں گے، اس بحث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جادو کی اقسام محدود نہیں بلکہ لا محدود ہیں اور مرورِ زمانہ کے ساتھ ان میں مزید اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

جادو کی تقسیم مکان کے اعتبار سے

جادو کی ایک تقسیم اس جگہ کے اعتبار سے ہے جہاں جادو رکھا جاتا ہے، عام طور پر چار مقامات پر جادو رکھا جاتا ہے

(1) جادو کا عمل ہوا میں لٹکایا جاتا ہے، جب ہوا چلتی ہے تو مریض کو اثر پہنچتا ہے۔

(2) جادو کا عمل پانی کے مقام میں رکھا جاتا ہے، جیسے دریا اور سمندر میں بہانا اور چلتے پانی میں بہانا، یا پانی کے قریب دفن کرنا۔

(3) جادو کے عمل کو آگ کے قریب دفن کیا جاتا ہے یا آگ میں جلایا جاتا ہے۔

(4) جادو کے عمل کو زمین میں دفن کیا جاتا ہے یا بھاری پتھر کے نیچے دبایا جاتا ہے۔

یہ وہ چار مقامات ہیں جن میں جادو رکھا جاتا ہے اور یہ اُس وقت ہوتا ہے جب جادو کا عمل رکھنا ہو اور اگر جادو پڑھائی کے ذریعہ سے کیا جائے تو پھر جادوگر دوران پڑھائی ان چار چیزوں میں سے کسی کو استعمال میں لاتا ہے مثلاً پانی کے پاس بیٹھ کر عمل پڑھنا یا آگ کے پاس بیٹھ کر پڑھنا، یا کھلے میدان میں یا پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھ کر پڑھنا جہاں ہوا کا زور ہو یا مٹی کے ڈھیلوں اور پتھر کی کنکریوں پر عمل پڑھنا۔

جادو کی تقسیم مسحور کے جسم میں دخول کے اعتبار سے

جادو کسی شخص کے جسم میں کیسے داخل کیا جاتا ہے اس کی بھی چند اقسام ہیں۔

1. جادو کھانے پینے کی اشیاء میں ملا کر کھلانا۔

2. جادو مسحور کو سونگھانا، جیسے کسی خوشبودار یا بدبودار چیز کے ذریعہ سے۔
3. کسی بھی چیز پر گرہ لگا کر اس میں پھونک مار کر اس کو باندھ دینا۔
4. مسحور کے جسم کی کچھ چیزیں لے کر ان پر جادو کرنا، جیسے ناخن، بال، کپڑے، خون، خونِ حیض، پیشاب، منی وغیرہ پر عمل کرنا۔
5. مٹی کے ذرات پر جو کسی پرانی بوسیدہ قبر سے لی گئی ہو یا رائی کے دانے وغیرہ پر پڑھ کر دم کر کے مسحور کے گھر یا راستہ پر پھینکنا۔
6. کسی مائع چیز پر جادوئی عمل پڑھ کر مسحور کے گھر یا راستے میں یا اس کے کپڑوں پر یا اس کے بیٹھنے کے مقام پر چھڑکنا۔
7. جادوئی عمل ستاروں کی چالوں کے مطابق کرنا یا ستاروں کے طلوع و غروب کے وقت یا سورج کے طلوع، استواء اور غروب کے وقت یا چاند کے طلوع و غروب اور استواء کے وقت اور ان کی مخصوص ساعات کو مدِ نظر رکھ کر عمل کرنا۔

رسول اللہ ﷺ پر جادو کی روایات

جادو والی روایات کا جائزہ لینے سے پہلے آپؐ کے متعلق یہ جاننا ضروری ہے کہ آپؐ ذات کے اعتبار سے کیا تھے؟ قرآنِ حکیم کے مطالعہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ آپؐ اور سابقہ تمام انبیاء کرام بشر تھے اور وہ تمام بشری صفات کے حامل تھے البتہ درجہ اور مرتبہ کے لحاظ سے تمام انبیاء کرام انسانوں سے افضل ہیں اور تمام انبیاء سے اعلیٰ و افضل آپ ﷺ کی ذات اقدس ہے[39] لیکن بشری صفات کے لحاظ سے وہ عام انسانوں کی طرح تھے جیسا کہ کھانا پینا، سونا جاگنا، غسل کا واجب ہونا، وضو کا ٹوٹنا، نماز روزہ، حج، اور زکاۃ کا فرض ہونا، زندگی اور موت کا واقع ہونا، اسی طرح صحت اور مرض کا ہونا، ان تمام صفات میں تمام انبیاء کرام اور آپؐ عام انسانوں کی طرح تھے جیسا کہ قرآنِ پاک میں سورۃ الکھف میں ہے:

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ[40]

اے پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ میں بشر ہوں تم جیسا۔

اسی طرح سورہ ابراھیم میں دیگر انبیاء کے متعلق یہ اجمالی تصریح ہے: قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِنْ نَحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ[41]

کہا ان کو ان کے رسولوں نے: ہم بھی تمہارے جیسے بشر ہیں۔

سورۃ الفرقان میں عام انسانوں کی طرح انبیاء کے چلنے پھرنے اور کھانے پینے کا ذکر کیا گیا ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِي الْأَسْوَاقِ[42]

ہم نے آپ سے پہلے جتنے بھی رسول بھیجے وہ کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے تھے۔

سورہ آل عمران میں نبی اکرم ﷺ کی وفات کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے:

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ[43]

پس محمد تو ایک رسول ہی ہیں اور ان سے پہلے بھی رسول گذر چکے، سو اگر یہ وفات پا جائیں یا قتل ہو جائیں تو کیا تم اُلٹے پاؤں واپس چلے جاؤ گے؟

ان تمام آیات سے پتا چلتا ہے کہ تمام انبیاء کرام اور خود رسول اللہ ﷺ باوجود اپنے اعلیٰ اور بلند مقام کے تمام بشری صفات کے ساتھ متصف تھے اور بشری صفات کے ساتھ امورِ طبعیہ کا پایا جانا منصبِ نبوت کے خلاف نہیں۔

نبی اکرم ﷺ پر جادو کی روایت

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ حَتَّى كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ أَشَعَرْتِ أَنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِيمَا فِيهِ شِفَائِي أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ فِيمَا ذَا قَالَ فِي مُشُطٍ وَمُشَاقَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ فَخَرَجَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ حِينَ رَجَعَ نَخْلُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ فَقُلْتُ اسْتَخْرَجْتَهُ فَقَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ شَفَانِي اللَّهُ وَخَشِيتُ أَنْ يُثِيرَ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا ثُمَّ دُفِنَتْ الْبِئْرُ[44]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا کہتی ہیں بنو زریق کے ایک شخص لبید بن اعصم نے نبی ﷺ پر جادو کیا جس کی وجہ سے نبیؐ کی یہ کیفیت ہو گئی کہ آپؐ نے ایک کام نہیں کیا ہوا ہوتا تھا اور آپؐ کو محسوس ہوتا تھا کہ میں نے کر لیا، ایک دن یا ایک رات کی بات ہے کہ آپؐ میرے پاس تھے تو آپؐ نے اللہ تعالیٰ کے سامنے خون دعا فرمائی اور پھر فرمایا: عائشہ تجھے معلوم ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے جو بات پوچھی تھی وہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتادی، میرے پاس دو آدمی آئے جن میں سے ایک میرے سر کی جانب اور دوسرا میرے پاؤں کی جانب بیٹھ گیا پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا: اس آدمی کو کیا تکلیف ہے؟ تو دوسرے نے کہا اس پر جادو کیا گیا ہے، پہلے نے کہا: یہ جادو کس نے کیا ہے؟ تو دوسرے نے جواب دیا: لبید بن اعصم نے، پھر اس نے سوال کیا: کس چیز پر جادو کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: کنگھی میں پھنسنے والے بالوں اور نر کھجور کے خشک چھلکے پر، پھر اس نے سوال کیا: وہ چیزیں کہاں پر ہیں؟ تو دوسرے نے جواب دیا: زروان کے کنویں میں، پھر آپؐ چند صحابہ کرام کو ساتھ لے کر اس کنویں پر تشریف لے گئے، آپؐ نے فرمایا: اے عائشہ، اس کنویں کا پانی ایسا تھا کہ جس طرح اس میں مہندی گھولی ہوئی ہو اور وہاں پر کھجور کے درختوں کی چوٹیاں شیطانوں کے سروں جیسی تھیں، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ آپ نے جادو کی تحقیق کیوں نہیں کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے شفاء عطا فرمادی تھی، مجھے اچھا نہیں لگا کہ میں اس بات کو لوگوں میں پھیلاؤں، پھر آپ ﷺ کے حکم پر اس کنگھی کو دفن کر دیا گیا۔

بیھقی کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ صحابہ کرام کو ساتھ لے کر اس کنویں کی طرف گئے اور پھر ایک آدمی کنویں میں اترا اور کنویں کے پتھر کے نیچے سے کھجور کے خوشے کو نکالا تو اس میں رسول اللہؐ کے سر مبارک کے وہ بال تھے جو کنگھی کرتے وقت نکل گئے تھے اور شمع سے آپؐ کا ایک پتلا بنایا گیا تھا جس کے اندر سوئیاں گاڑھی گئی تھیں، اس میں چمڑے کی ایک تانت بھی تھی جس میں گیارہ گرہیں لگی ہوئی تھیں حضرت جبرئیلؑ معوذتین لے کر آئے اور حضورؐ سے فرمایا کہ اے محمدؐ ان سورتوں کی ایک ایک آیت پڑھتے جائیں اور ایک ایک گرہ کھولتے جائیں، اس طرح دونوں سورتوں کی گیارہ آیات مکمل ہوئیں ادھر گیارہ گرہیں کھل گئیں، پتلے میں گاڑھی گئی جس سوئی کو بھی آپ ﷺ نکالتے تو آپؐ درد محسوس کرتے، جب ساری گرہیں کھول دی گئیں اور سوئیاں نکال دی گئیں تو آپؐ آرام اور راحت محسوس فرمانے لگے۔[45]

نبی اکرم ﷺ پر جادو اور جمہور اہل علم کا قول

ان روایات سے پتا چلتا ہے کہ آپ ﷺ پر جادو کیا گیا اور آپؐ پر جادو کا اثر ہوا، جمہور ائمہؒ نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ آپؐ پر جادو والی روایات صحیح اور ثابت ہیں اور آپؐ پر جادو کا اثر بھی ہوا، حافظ ابن حجرؒ نے علامہ مازری سے نقل کیا ہے کہ بعض بدعتیوں نے اس حدیث کا انکار کیا ہے اور ان کا گمان ہے کہ اس سے منصبِ نبوت میں کمی آتی ہے اور اس میں شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس بارے میں جو کچھ کہا جاتا ہے وہ سب باطل ہے اور ان کا گمان ہے کہ آپؐ پر جادو کے اثر کو جائز ماننے سے جو شریعت آپؐ لے کر آئے ہیں اس کی حقیقت اور ثقاہت ختم ہو جاتی ہے، چونکہ اس میں یہ احتمال پایا جاتا ہے کہ آپ کو یہ گمان گذرا ہو کہ جبرئیل کو دیکھا ہو حالانکہ وہ جبرئیل نہ ہوئے ہوں یا پھر

آپ کو خیال گزرا ہو کہ آپؐ پر وحی آئی ہے حالانکہ وہ وحی نہ ہوئی ہو، اس طرح سے شریعت کی حقیقت مشکوک ہو جاتی ہے، علامہ مازری کہتے ہیں کہ ان کے یہ سب گمان باطل اور مردود ہیں، چونکہ آپؐ کی صداقت، رسالت کی تبلیغ میں، آپ کی امانت، اور دین کی تبلیغ میں آپؐ کی عصمت پر مضبوط اور ٹھوس دلائل موجود ہیں، اسی طرح معجزات بھی آپؐ کی صداقت کی گواہی دیتے ہیں لہٰذا جو چیز دلائل کی بنیاد پر قائم ہو اس کے خلاف کسی بات کو جائز سمجھنا باطل ہے۔ باقی رہے وہ دنیاوی امور تو آپؐ کی بعثت ان کے لیے نہیں ہوئی اور نہ ہی رسالت کا ان سے تعلق ہے اور جادو کا تعلق ان دنیاوی امور سے ہے دینی امور سے نہیں۔[46]

اب ہم ان روایات کا جائزہ لیں گے کہ جن میں آپ ﷺ پر جادو ہونے کا ذکر ہے، سیدہ عائشہؓ کی روایات بخاری میں موجود ہیں جن میں آپ ﷺ پر جادو کے اثر کا ذکر موجود ہے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ پر جادو کیا گیا ہے اور آپؐ پر اس کا اثر بھی ہوا، اب اس بات کی تحقیق مقصود ہے کہ کیا نبی پر جادو موئثر ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اور اگر تاثیر تسلیم کی جائے تو کیا یہ اثر نبوت کے منصب پر اثر انداز ہو گا یا نہیں؟

ابو بکر جصاص اور معتزلہ کا قول

اس بابت ابو بکر جصاص کہتے ہیں کہ نبیؐ پر جادو کا اثر نہیں ہو سکتا[47]، نیز معتزلہ بھی نبی کی ذات پر جادو کی تاثیر کا انکار کرتے ہیں، ابو بکر جصاص کہتے ہیں جادو کی روایات درست نہیں بلکہ یہ ملحدین کی بنائی ہوئی ہیں[48] اور اگر نبیؐ پر جادو کو موئثر مانا جائے تو مشرکین کا یہ قول صادق آئے گا کہ وہ کہتے تھے:

إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَسْحُورًا[49]

یہ لوگ ایک سحر زدہ شخص کی اتباع کرتے ہیں۔

لہٰذا اثر نہیں مانا جا سکتا۔

دوسری وجہ وہ یہ بتلاتے ہیں کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے نبیؐ کی حفاظت کا وعدہ فرمایا اور اعلان کیا: وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ[50]

اگر جادو کی تاثیر کو تسلیم کر لیا جائے تو پھر اس آیت کے خلاف ہو جائے گا، لہٰذا یہ اعتقاد رکھنا لازمی ہے کہ نبیؐ پر جادو کا اثر نہیں ہوا اور نہ اس آیتِ قرآنیہ کی تکذیب لازم آئے گی۔

نبیؐ پر جادو کے اثر کو درست ماننے سے دو خرابیاں لازم آتی ہیں۔

نمبر ۱: ساری کی ساری شریعت مشکوک ہو جاتی ہے۔

نمبر ۲: قرآن کی آیات کا انکار لازم آتا ہے۔

موازنہ اقوال

جادو کی تاثیر جسمانی تکلیف کی حد تک تھی

آپ ﷺ پر جادو کی جو روایات بیان ہوئی ہیں ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ بیمار ہو گئے تھے[51]، جسم اندر سے گھل رہا ہے[52]، اور بعض معاملات میں آپ ﷺ کو نسیان ہو جاتا کہ میں نے یہ کام کیا ہے یا نہیں کیا، ازواجِ مطہراتؓ کے پاس گیا ہوں یا نہیں گیا، یا آپ ﷺ کو کبھی شبہ ہو جاتا تھا کہ کسی کو دیکھ رہے ہیں مگر دیکھا نہیں ہوتا تھا[53]۔ ان باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہ معاملات تھے جو آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس تک محدود تھے اور دوسروں کو یہ محسوس نہ ہو سکا کہ آپ ﷺ پر کیا گزر رہی ہے اور یہ وہ معاملات تھے جن کا تعلق طبعی امور اور جسم سے تھا۔

اگر یہ تمام روایات اپنی تمام تر تفصیل کے ساتھ درست ہوں تو یہ فیصلہ کیسے کیا جا سکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ جس تکلیف میں مبتلا تھے وہ جادو کی وجہ سے ہی تھی نیز اگر ایک بار یہ تسلیم کر لیا جائے کہ رسول اللہ ﷺ کے خیالات یا دماغ پر جادو کی وجہ سے کوئی اثر ہوا تھا تو پھر

یہ تسلیم کر لینے میں کوئی مانع نہیں کہ اس دوران رسول اللہ ﷺ پر کوئی وحی نازل ہوئی ہو اور آپ اسے بھول گئے ہوں یا کوئی امر تبلیغ سے رہ گیا ہو۔ پھر قرآن کریم نے جب واضح انداز میں اس بات کی تردید کر دی کہ آپ مسحور نہیں ہیں تو اس کے بعد جادو کی کسی نوع کی تاثیر کو درست تسلیم کرنا گویا قرآن کا انکار ہے۔

اس سلسلے میں بظاہر ابو بکر جصاص کا نقطہ نظر راجح محسوس ہوتا ہے کہ فی الجملہ جادو کے عمل کا تو انکار نہ کیا جائے کہ ممکن ہے اعداء نے اپنی طرف سے بھرپور کوشش کی ہو اور اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو اس سے مطلع بھی فرما دیا ہو لیکن اس جادو سے آپ اللہ کے فضل سے مکمل محفوظ رہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت کا وعدہ فرما رکھا تھا۔

جصاص کے نقطہ نظر کی وجوہ ترجیح

جصاص کے نقطہ نظر کی چند مزید وجوہ ترجیح درج ذیل ہیں:

اَ) بخاری شریف میں مروی نبی اکرم ﷺ پر جادو والی روایات سے پتا چلتا ہے آپ ﷺ نے کوئی کام نہیں کیا ہوا ہوتا تھا لیکن آپ کو لگتا تھا کہ آپ ﷺ نے یہ کام کر دیا ہے اس سے یہ بات واضح ہوتی ہوتی ہے کہ نعوذ باللہ اس عرصے میں مکمل طور پر ہوش وحواس میں نہیں تھے جس سے وحی کا سارا نظام متاثر ہوتا ہے اور بڑی خرابی یہ لازم آتی ہے کہ ممکن ہے اس دوران آپ پر وحی نازل ہوئی ہو اور آپ ﷺ نے امت تک اسے نہ پہنچایا ہو جبکہ آپ نے یہ خیال کیا ہو اسکی تبلیغ کر دی ہے۔

ب) جادو الی روایت خبر واحد ہے اور عصمت انبیاء کا تعلق عقیدہ سے ہے۔ عقائد کے متعلق یہ اصول ہے کہ ہو اخبار آحاد سے نہ ثابت ہوتے ہیں اور نہ رد ہوتے ہیں۔

ج) جادو والی روایات کو درست ماننے سے یہ خرابی لازم آتی ہے کہ قرآن حکیم کی خبر واحد سے تخصیص ہو رہی ہے جو کہ حنفیّہ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

د) جادو کی تاثیر سے بچنے کیلئے نبی ﷺ سے کئی اوراد مروی ہیں اگر نبی ﷺ کی اپنی ذات گرامی ان اوراد کی وجہ سے محفوظ نہیں تو اُمت کو اس کا کیا فائدہ ہوگا۔

حوالہ جات

[1] فیروز آبادی، المعجم الوسیط، ج 1، ص 419، دار الدعوۃ، مصر؛ میرٹھی، قاضی زین العابدین، قاموس القرآن، ص ۲۷۴، دار الاشاعت بالمقابل مولوی مسافر خانہ، کراچی

[2] محمد شفیع، تفسیر معارف القرآن ج ا ص ۲۷۴، ادارۃ المعارف کراچی

3 افریقی، محمد بن مکرم ابن منظور، لسان العرب، مادہ سحر (بیروت: دار صادر، 1414ھ)، 4: 348

[4] حوالہ سابقہ

[5] سید قاسم محمود، شاہکار اسلامی انسائکلوپیڈیا، (الفیصل ناشران و تاجران کتب، لاہور، 2013ء)، 1: 684۔

[6] البقرہ، آیت ۱۰۲

[7] سید قاسم، شاہکار اسلامی انسائکلوپیڈیا، 1: 684

[8] یونس، آیت ۷۶

[9] یونس، آیت ۷۶ تا ۸۱

JSCRR

[10] فلق، آیت ۴

[11] بغوی، ابو محمد الحسین بن مسعود بن محمد بن الفرّاء، شرح السنۃ، المکتب الاسلامی، دمشق، الطبعۃ ۱۴۰۳ھ، ج ۱۲ ص ۱۸۵

[12] عسقلانی، احمد بن علی بن حجر، ابو الفضل، فتح الباری شرح صحیح البخاری، ج ۱۰ ص ۲۲۵ دار المعرفۃ، بیروت، الطبعۃ ۱۳۷۹ھ

[13] النساء، آیت ۵۱

[14] الطبری، محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب، جامع البیان فی تأویل القرآن، ج ۸ ص ۴۶۲، مؤسسۃ الرسالہ، الطبعۃ الاولی ۱۴۲۰ھ

[15] قرطبی، محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح، الجامع لاحکام القرآن، ج ۵ ص ۲۴۸، دار الکتب المصریہ، القاہرہ، الطبعۃ ۱۳۸۴ھ

البخاری، محمد بن اسماعیل ابراہیم بن مغیرہ، الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ ﷺ وسننہ وایامہ، ج ۴ ص ۱۰، دار طوق

[16] النجاۃ، الطبعۃ ۱۴۲۲ھ

[17] السجستانی، سلیمان بن الاشعث بن اسحاق، سنن ابو داوٗد، ج ۶ ص ۵۱، دار الرسالۃ العالمیہ، الطبعۃ ۱۴۳۰ھ

[18] الھیثمی، نور الدین علی بن ابی بکر، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج ۵ ص ۱۰۳، مکتبۃ القدسی، قاہرہ، الطبعۃ ۱۴۱۴ھ

الدارمی محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن مَعْبدَ، صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، ج ۱۲ ص ۱۶۵، مؤسسۃ

[19] الرسالہ، بیروت، الطبعۃ ۱۴۱۴ھ

[20] البقرة: 102

[21] بخاری، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم، الجامع الصحیح، ج ۴ ص ۱۲۲، دار طوق النجاۃ، الطبعۃ ۱۴۲۲ھ

[22] صحیح بخاری، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم، ج ا ص ۱۳۸

[23] البقرہ، آیت ۱۰۲

[24] عثمانی، محمد شفیع، تفسیر معارف القرآن، ج ا ص ۲۷۹، مکتبہ دار الاشاعت کراچی

[25] جزیری، عبد الرحمان، الفقہ علی المذاہب الاربعۃ، ج 5، ص 222، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 2003ء؛ شامی، ابن عابدین، محمد امین بن عمر بن عبد العزیز، رد المحتار علی الدر المختار، ج ۴ ص ۲۴۰، دار الفکر بیروت، الطبعۃ ۱۴۱۲ھ

[26] جصاص، احمد بن علی الرازی، احکام القرآن، ج ا ص ۶۱، دار احیاء التراث العربی، الطبعہ ۱۴۰۵ھ

[27] ابن قدامہ، عبد اللہ بن احمد بن محمد، المغنی لابن قدامہ، ج ۹ ص ۳۱، مکتبۃ القاہرہ

[28] حوالہ سابقہ

[29] اصفہانی، ابو القاسم حسین بن محمد، المفردات فی غریب القرآن، ج 1 ص 401، دار القلم، دمشق، 1412ھ

[30] الاعراف، آیت ۱۱۶

[31] طٰہٰ، آیت ۶۶

[32] الشعرآء، آیت ۲۲۰

33 جصاص، احکام القرآن، 1: 61؛ اصفہانی، ابو القاسم حسین بن محمد، المفردات فی غریب القرآن، ج 1 ص 401، دار القلم، دمشق، 1412ھ

[34] قرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد، الجامع لاحکام القران، ج 2 ص 45، دار عالم الکتب، ریاض، 1423ھ

[35] الرازی محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین، مفاتیح الغیب، ج ۲ ص ۶۲۳، دار احیاء التراث العربی، بیروت، الطبعۃ ۱۴۲۰ھ

[36] علم نفسیات سے تعلق رکھنے والے علم ہیں جن میں مریض کے ذہن کو کنٹرول کرنے کے طریقے سکھائے جاتے ہیں، تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: رشید حسن، ہپناٹزم کیا ہے؟ (دہلی: بھاتی پبلی کیشنز، 1965)، 2

[37] میر ٹھی، قاضی زین العابدین، قاموس القرآن ص ۲۷۵، دار الاشاعت کراچی

[38] یہ اقسام جادو اور جنات کے علاج کے کام سے وابستہ عامل حضرات سے سروے کے نتیجے میں معلوم ہوئیں۔ تفصیلی سروے فارم مقالہ کے آخر میں ملاحظہ کیا جائے۔

[39] رازی، ابو عبد اللہ محمد بن عمر، التفسیر الکبیر، ج6 ص 521، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1420ھ

[40] الکہف، آیت ۱۱۰

[41] ابراہیم، آیت ۱۱

[42] الفرقانِ آیت ۲۰

[43] آل عمران، آیت ۱۴۱

[44] البخاری، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم، الجامع المسند المختصر، ج ۴ ص ۱۲۲، دار طوق النجاۃ، الطبعۃ ۱۴۲۲ھ

[45] بیہقی، احمد بن حسین بن علی، دلائل النبوہ، ج ۷ ص ۸۸، دار الکتب العلمیہ، بیروت، الطبعۃ ۱۴۰۵ھ

[46] العسقلانی، احمد بن علی بن حجر، فتح الباری، ج ۱۰ ص ۲۲۶، دار المعرفہ بیروت، الطبعۃ ۱۳۷۹ھ

[47] الجصاص، احکام القرآن، ج ۱ ص ۶۰

[48] مصدر سابق

[49] الاسراء، آیت ۴۷

[50] المائدہ، آیت ۶۷

[51] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، حدیث 6391

[52] بیہقی، احمد بن حسین، دلائل النبوۃ، ج7، ص 92،

[53] صحیح بخاری، حدیث 3175، 6063، 5765، 5766